مجھے یہ بتاتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے جو رپورٹ تیار کی ہے وہ اسلامی اور بلاسود بینکاری کے بارے میں اس وقت تک جتنی رپورٹیں عالم اسلام میں تیار ہوئی تھیں، ان میں سب سے زیادہ جامع اور بہتر رپورٹ ہے صدر صاحب نے وزارت خزانہ کو حکم دیا کہ اس رپورٹ کے مطابق عمل درآمد کیا جائے اور ہمارا پورا مالیاتی نظام سود سے پاک کیا جائے، لیکن یہ ہماری شامت اعمال ہے۔ کہ وزارتوں، مالیات کے محکموں اور ان جیسے اداروں کے حضرات سودی نظام کے اتنے عادی ہو چکے ہیں۔ کہ ان کو ادنی قسم کی بھی کوئی کراہت اس میں نظر نہیں آتی بلکہ وہ اس درجہ عادی ہو چکے ہیں کہ اس کو چھوڑنے کو ان کا دل اگر کوئی معقول عذر نہ ہو تب بھی نہیں چاہتا، الا ماشاء اللہ وہ رپورٹ وزارت خزانہ میں گئی وہاں سے اسٹیٹ بنک کے پاس پہنچی تو اسٹیٹ بنک نے بینکنگ اور سرمایہ کاری کے بارہ طریقے وہی مقرر کئے جو اسلامی نظریاتی کونسل نے تجویز کئے تھے لیکن ان سب بارہ کے بارہ طریقوں کو ایسا تحریف زدہ کیا کہ نام تو ہوا بلاسود بینکاری کا مگر سود اور ناجائز معاملات جوں کے توں تھے۔ اس کی شکایت علماء کرام نے بھی کی کہ اس کی اصلاح کی جائے انہوں نے وعدہ کیا کہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کے علماء کرام کو اور وزارت خزانہ کے لوگوں کو پھر جوڑ کر بٹھاؤں گا لیکن شاید موقع میسر نہ آسکا یہاں تک کہ مسلم لیگ کی حکومت قائم ہوگئی اور وہ انتظام حکومت سے الگ ہوگئے۔ صدر ضیاء الحق بحیثیت صدر برقرار رہے لیکن انتظام حکومت جمہوری حکومت کے پاس آگیا۔ پھر ۲۹ مئی ۱۹۸۸ کو پچھلے سال جب انہوں نے اسمبلی اور مسلم لیگی حکومت کو برطرف کیا تو انہوں نے نفاذ شریعت آرڈی نینس نافذ کیا اور اس کے تحت انہوں نے جہاں ہائی کورٹوں کو موجودہ غیر اسلامی قوانین کو کالعدم قرار دینے کے اختیارات دیئے اسی کے ساتھ انہوں نے دو کمیشن قائم کئے ایک اسلامی اقتصادی کمیشن ایک اسلامی تعلیمی کمیشن۔

اسلامی اقتصادی کمیشن پاکستان کی خدمات:

اسلامی اقتصادی کمیشن کو انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل سے زیادہ طاقت ور بنایا تھا۔ اسی معنی کے لحاظ سے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے ذمہ تو صرف اتنا کام تھا کہ وہ سفارشات پیش کر سکے۔ اس کمیشن کو یہ اختیار بھی دیا کہ مالیاتی ادارے جن میں اسٹیٹ بینک اور پاکستان کے تمام بینک شامل تھے۔ ان تمام اداروں کی اس طرح نگرانی بھی کرے کہ عدم تعمیل کے واقعات حکومت کے علم میں لائے۔ یہ اقتصادی کمیشن صرف پانچ ارکان پر مشتمل تھا۔ جن میں مجھ ناکارہ کا نام بھی شامل تھا۔ اور خاص طور سے اسٹیٹ بینک کے گورنر کو بھی اس کا رکن مقرر کیا گیا تا کہ کمیشن کی رپورٹ پر عمل درآمد آسان ہو۔ میں نے ان سے عرض بھی کیا کہ آپ نے مجھے اس کا رکن بنا تو دیا ہے۔ مگر مجھے انگریزی نہیں آتی۔ متعلقہ سارا لٹریچر انگریزی میں ہے۔ میں نے بعض دیگر علماء کے نام پیش کئے اور صدر صاحب سے کہا کہ یہ حضرات انگریزی بھی جانتے ہیں۔ اقتصادیات پر بھی ان کی نظر ہے۔ ان میں سے کسی کو لے لیں۔ انہوں نے ناموں کا وہ پرچہ لیکر مجھ سے کہا کہ آپ تو رہیں۔ مزید کسی کی ضرورت ہوگی تو کمیشن میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔ ہم آپ کو تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آپ کو ایسا اسسٹنٹ دیں گے جو آپ کی ہدایت کے مطابق ہر چیز جمع کر کے اور ترجمہ کر کے آپ کو پیش کیا کرے گا۔